فرضی قصے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

155 یکم نومبر 2013ء 26 ذوالحجہ 1434ھ

بادشاہ کا فیصلہ





قیمت 5 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی

’’کہہ دے میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔‘‘ (الاعراف:33)

(عبداللہ عمر۔بہاولپور)

حدیثِ نبوی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص بیوہ اور بے سہارا عورتوں، مسکینوں اور یتیموں کی خدمت و بہبود کے لیے کوشش کرتا ہے وہ ان لوگوں کی مانند ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یا ان لوگوں کی مانند ہے جو دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو قیام کرتے ہیں۔‘‘ (بخاری)

(سید عثمان عبداللہ۔ڈپٹی والا تحصیل بھوآنہ)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گلستان روضہ کے مہکتے پھولو!

امید ہے کہ آپ ایمان وصحت کی بہترین حالت میں ہوں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔محرم الحرام کی آمد ہے اور آپ میں سے ہر ایک محرم الحرام کو صرف اس لیے جانتا ہے کہ اس مہینے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تھی لیکن ایک اور بات جو آپ کے لیے جاننا ضروری ہے کہ دس محرم الحرام کا دن یوم نجات بھی ہے۔اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو فرعون سے نجات ملی تھی۔یہودی اس خوشی میں روزہ رکھتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام ہمارے بھائی تھے ہمارا روزہ رکھنے کا زیادہ حق ہے۔اس لیے دس محرم الحرام یعنی یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور یہودیوں کی مخالفت کے لیے کہا کہ میں اگلے سال ایک روزہ ساتھ ملاؤں گا یعنی نو اور دس محرم یا دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھوں گا۔

اس روزے کی بہت فضیلت ہے آپ میں سے بھی جو استطاعت رکھتا ہے یہ روزے رکھے اللہ اس کو اجر عظیم سے نوازیں گے۔ان شاء اللہ

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو......!

والسلام

مہمان کو رخصت کرنے کی دعا

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

’’میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔‘‘ (ابوداؤد:3443)

(اسد الرحمٰن۔ڈیفنس،کراچی)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0331-1488321

دنیا کی پہلی عبادت گاہ

روئے زمین پر وجود میں آنے والی پہلی جگہ مسجد حرام ہے۔اس کے چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی گئی۔خانہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعمیر سے شہرت دوام حاصل ہوئی۔مگر تاریخی اعتبار سے خانہ کعبہ کو زمین قائم ہونے کے بعد سب سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا۔ایک مدت گزرنے کے بعد دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کے گھر کی بنیاد رکھی۔

طوفان نوح کے بعد جب ہر چیز تباہ و برباد ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔پھر حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تیسری مرتبہ تعمیر ہوئی۔ چوتھی مرتبہ اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے سعادت مند بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بے آب وگیاہ وادی مکہ میں خانہ کعبہ کو اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر چونے اور مٹی کے بغیر تھی۔آپ علیہ السلام نے کعبہ کی چھت نہیں بنائی تھی۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ میں پانچ پہاڑوں کے پتھر استعمال فرمائے، جنہیں طور رینا، طور زینا، کوہ لبنان، کوہ جودی اور کوہ حرا سے لایا گیا تھا۔

پانچویں مرتبہ خانہ کعبہ کی تعمیر عمالقہ نے کی۔ چھٹی مرتبہ یہ شرف قبیلہ جرہم کو حاصل ہوا۔ساتویں مرتبہ قصی بن کلاب نبی کریم ﷺ کے جد امجد نے کی۔آٹھویں مرتبہ قریش نے، نویں مرتبہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے، دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف اور گیارہویں مرتبہ سلطان مراد رابع بن سلطان احمد نے تعمیر کعبہ کروائی۔

اس کے بعد ہر دور میں کعبہ کی تزئین و آرائش اور توسیع جاری رہی۔موجودہ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے عازمین حج و عمرہ کی سہولت کے لیے اربوں ریال کی لاگت سے ٹرین سروس، صفاء مروہ کے درمیان سعی کے راستے کی توسیع و دیگر ترقیاتی کام کروائے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی خصوصیتیں بیان فرمائی ہیں۔سورہ بقرہ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد ربانی ہے:

''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنایا ہے۔تم مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز مقرر کرلو۔ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف واعتکاف کرنے والوں، رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔''

بیت اللہ لوگوں کے لیے ثواب، گناہوں کی مغفرت مانگنے اور بار بار لوٹ آنے کی ایسی جگہ ہے جو ایک مرتبہ زیارت سے مشرف ہوجائے، دوبارہ آنے کے لیے بے قرار ومضطرب رہتا ہے،اس کی خصوصیت امن کی جگہ ہے۔یہاں کسی دشمن کا خوف نہیں رہتا۔ہر دور میں خانہ کعبہ کی تعظیم کے لیے امن وامان کا خصوصی اہتمام کیا گیا، یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ حدود حرم میں کسی جان کے دشمن سے بھی بدلہ نہیں لیتے تھے۔اسلام نے حرمت والے مہینوں کا احترام باقی رکھا بلکہ مزید تاکید کی۔

مقام ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کے مقدس مقامات میں سے ہے۔یہ اس قدر عظمت والا مقام ہے کہ قرآن مجید میں دو جگہ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

پیارے بچو! مقام ابراہیم علیہ السلام سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کرتے رہے۔اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں مبارک کے نشانات ہیں جو کہ بالکل واضح ہیں۔

اس مقام پر طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کا حکم ربانی ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 127 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار تو ہم سے تو یہ قبول فرما تو ہی سننے جاننے والا ہے۔''

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادت سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا رحم وکرم کرنے والا ہے، اے ہمارے رب! ان میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو غلبہ اور حکمت والا ہے۔''

(سورۃ البقرہ:129,128)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمام دعائیں قبول فرمائیں اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے حضرت خاتم النبیین محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا جنہوں نے دین ابراہیمی کو اپنا شعار بنایا اور قیامت تک اسلام کے ماننے والوں کو اس پہ کاربند رہنے کی تاکید کی۔

بیت اللہ کو دیکھ کر انسان حیرت وتعجب میں ڈوب جاتا ہے۔ایک ہی وقت میں ہزاروں لاکھوں مسلمان امیر وغریب ایک ہی جیسا لباس پہنے اور لبیک اللھم لبیک دعائیہ کلمات کہتے طواف میں مصروف اپنے رب کی بارگاہ میں گریہ زاری میں مصروف ہوتے ہیں۔دنیا میں ایسا روح پرور منظر اور کہیں دیکھنے میں نہیں ملتا اور نہ ہی مل سکے گا۔اس بار لاکھوں عازمین حج حجاز مقدس کی طرف رواں دواں ہیں۔یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک رہے گا۔ان شاءاللہ

(ارم شائستہ بنت محمود احمد۔قلعہ دیدار سنگھ)

بچپن ان شہیدوں کا

ان شاءاللہ

ابواصیرم ابوبکر عاصم شہید رحمۃ اللہ

یہ کس کے لہو کی خوشبو سے شہداء کی بستی پھر مہکی
یہ لہو خاک میں جذب ہو کر بھی
ہزاروں سال تاریخ میں جگمگاتا ہے
بظاہر گرتے ہی چھپ جاتا ہے نظروں سے
پوری ملت کی رگوں میں مگر یہ سرسراتا ہے

ہم اپنی تاریخ کے دریچوں میں جھانکیں تو ہمیں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں تابندہ ستاروں کی طرح روشن نظر آئیں گی جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کر دیں اور جنتوں کے وارث بنے۔ان شاءاللہ

عصر حاضر میں بھی ایسے قابل رشک نوجوان موجود ہیں جو تعمیر امت اپنے لہو سے کر رہے ہیں۔ان نوجوانوں کی زندگی کا مقصد اسلام سے ہی شروع ہوتا ہے اور اس پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ان ہی قابل رشک نوجوانوں میں ایک ابواصیرم بھی ہیں' جنہوں نے اپنی عزیز ترین جان کے بدلے جنت کی نعمتوں کو اپنے رب سے خریدا اور اسلام کے ان روشن ستاروں میں شامل ہو گئے جنہوں نے اپنے لہو کی کرنوں سے دنیا کو جلا بخشی۔

ابواصیرم شہید رحمۃ اللہ نے ایک دینی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند' نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک اور فرمانبردار تھے۔جب کبھی تپتی دوپہر میں گھر آتے اور گھر والے کوئی کام کہہ دیتے تو فوراً کام کر دیتے اور کبھی یہ نہ کہتے کہ ابھی تو میں نے پانی بھی نہیں پیا۔

ایک دفعہ ان کے والد کسی شہید کی غائبانہ نماز جنازہ سے واپس آئے تو آتے ہی اپنے سب بیٹوں کو بلایا اور اپنے بیٹوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

''ہمارے گھر بھی اللہ کا فضل ہے'اس کے بڑے انعامات ہیں''یہاں سے بھی کوئی نہ کوئی فرد جہاد کے لیے نکلنا چاہیے لیکن نکلے گا کون؟''

اس کا فیصلہ کرنے کے لیے قرعہ ڈالا گیا تو نام ابوبکر کا نکلا۔ جونہی یہ نام نکلا تو ابوبکر بولا نہیں دھاندلی ہوئی ہے۔ یہ تو ایک ہی مرتبہ ڈالا گیا ہے۔ تین دفعہ ڈالا جائے کیونکہ ہم کھیلتے ہوئے ٹاس تین مرتبہ کرتے ہیں۔ نہیں یہ ٹاس نہیں قرعہ ہے جو کہ صرف ایک مرتبہ ڈالا جاتا ہے۔ یہ بات کہہ کر والد صاحب اٹھ کر چلے گئے اور بعد میں سب بھائیوں نے تین مرتبہ قرعہ ڈالا تو نام ابوبکر کا ہی نکلا تو خوش طبعی سے بولے لگتا ہے مجھے ہی جانا پڑے گا۔

بس یہ کچھ نیک فطرت ننھی کونپلیں اللہ تعالیٰ کو پسند آجاتی ہیں اور وہ انہیں تن آور درخت بننے سے پہلے ہی اپنی جنت کی آرائش کے لیے چن لیتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کا دل جہادی جذبوں سے دھڑکنے لگا۔ شہادت کے ابھرتے ہوئے جذبے نے فانی دنیا کی ہر شے کو بالکل ان کی نظر میں بے کار کر دیا تھا۔

ایک دن اچانک اپنے بڑے بھائی احمد کو کہنے لگے کہ گلفشاں کالونی میں سب سے پہلے میں شہید ہوں گا اور پھر میری نماز جنازہ ہوگی۔

شہید بھائی بڑے زبردست خطاط تھے۔ اجتماع اور سیمینارز کے لیے وال چاکنگ اور بینرز بڑی تیزی سے تیار کرتے تھے۔ بڑے ذہین تھے۔ لمبے لمبے مضامین منٹوں میں یاد کر کے سنادیتے۔ان کی زبردست خطاطی کی وجہ سے دبئی سے 40 ہزار روپے ماہانہ آمدنی کی پیشکش ہوئی تو والد محترم نے یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ اللہ نے ہمیں قیمتی بیٹے دنیاوی تجارت کے لیے تو نہیں دیئے۔ میں تو بے چین رہتا ہوں' کب میں اسے اللہ کی راہ میں بھیجوں جو کہ سچی تجارت ہے۔

اپنے والد کے اس جذبے کو دیکھتے ہوئے ایک موقع پر شہید بھائی نے کہا: میرے والد نے اچھا سودا کیا اور کیا خوب کیا۔ رب کی منڈی میں اچھا مال بھیجا۔ جس کا کوئی افسوس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خوبصورت آواز کے ساتھ ساتھ جہادی جذبے سے بھی خوب سرشار کیا ہوا تھا۔ جب محاذ کے لیے رخصت ہونے لگے تو گھر والوں نے کہا: تم ابھی تھوڑی دیر کے بعد جہاد کے لیے چلے جانا تو ہمارے شہید بھائی نے کیا خوب جواب دیا: ''مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں باہر جاؤں اور کسی گاڑی کے نیچے آکر مر جاؤں' موت تو آنی ہی آنی ہے لیکن اس موت کا کیا مزہ جو شہادت کی موت ہو۔''

آخر کار یہ جری مجاہد میدان مقتل کی طرف روانہ ہو گیا اور حق وباطل کے معرکے میں ہندوؤں کو جہنم واصل کرتے ہوئے یہ پھول شہادت کے ذریعے اپنی پتیاں فضاؤں میں بکھیرتا اور فضاؤں کو معطر کرتا ہوا اپنی جان اپنے رب کے سپرد کر کے عرش کے نیچے لٹکتی قندیلوں کا مکین ٹھہرا۔ان شاءاللہ

شہید کی والدہ کہتی ہیں کہ جس دن شہادت کی اطلاع ملی۔اس دن نماز مغرب پڑھ رہی تھیں کہ نماز میں ہی ایک تیز روشنی کی شعاع آئی اور میں نے سوچا کسی نے بلب آن کیا ہوگا۔سلام کے بعد دیکھا تو روشنی غائب تھی اور دل پرسکون تھا۔ ابواصیرم شہید رحمۃ اللہ کے خون کا ہر قطرہ' ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے:

میں ذرا وہاں چلا ہوں مجھے یاد کرتے رہنا
میرے بعد میرے بھائیو یہ جہاد کرتے رہنا

اللہ تعالیٰ تمام شہداء کی قربانیاں قبول فرمائے۔ آمین



(الفاظ: اخت شہید۔ جمع وترتیب: میمونہ بنت فاروق الرحمٰن)
(میرپور آف شاہ کوٹ)



عقلمندی.....!

پیارے بچو! کبھی کبھار ہمیں ایسی صورتحال کا سامنا ہوتا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اگر ایسی صورتحال میں ہم احسن انداز اپنائیں تو ہم کسی بہت بڑے مسئلے یا پریشانی سے بچ سکتے ہیں۔ ایک دفعہ احمد کو ایسی ہی ایک مشکل صورتحال درپیش تھی' جب وہ اپنی گاڑی پہ دفتر سے گھر کی طرف آ رہا تھا۔ وہ اپنے گھر کو جانے والے موڑ پہ مڑ رہا تھا کہ اچانک سامنے سے تیز رفتار موٹر سائیکل آتا دکھائی دیا۔ احمد نے جلدی سے گاڑی کٹ کی اور بریک لگا کر موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش کی۔ موٹر سائیکل سوار گرنے سے بال بال بچا اور دونوں کی کچھ فاصلے پہ جا کر بریک لگ گئی۔ احمد ابھی اسی کشمکش میں تھا کہ کیا کیا جائے' اتنے میں موٹر سائیکل سوار جلدی سے اتر کر آیا اور غصے سے گاڑی کے شیشے پہ ہاتھ مارنے لگا۔ احمد نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور دھیمے انداز میں باہر آیا تو وہ شخص غصے میں آپے سے باہر ہوئے جا رہا تھا۔ اس نے احمد کے گریبان پہ ہاتھ ڈالا اور غصے میں پکارنے لگا ''تمہیں نظر نہیں آتا' دیکھ نہیں سکتے' گاڑی نہیں چلانی آتی؟''

احمد اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ''دیکھو بھائی غلطی میری نہیں بلکہ تمہاری ہے۔ موڑ پہ تمہاری رفتار زیادہ تھی، جس کی وجہ سے یہ مسئلہ ہوا پھر بھی اللہ کا شکر ہے ہم دونوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ہمیں یہ معاملہ رفع دفع کرنا چاہئے۔''

مگر احمد کی ساری نصیحتیں بے سود تھیں۔ وہ شخص جھگڑا کرنے پہ تلا ہوا تھا۔ احمد نیک انسان تھا' سمجھدار بھی۔ اسے پتا تھا کہ جھگڑا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس نے سوچا کیسے اس صورتحال سے جلدی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے دوسرے شخص کے موٹر سائیکل پہ ایک پیارا سا چھوٹا سا بچہ بیٹھا ہوا نظر آیا جو بڑے غور سے اس معاملے کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی احمد کو اس مشکل صورتحال سے جان چھڑانے کی ترکیب سوجھی۔

احمد نے جھگڑنے والے شخص کو اچھے انداز سے مخاطب کیا اور کہا:

دیکھو بھائی! وہ موٹر سائیکل پہ بیٹھا ہوا آپ کا بیٹا' آپ کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہے۔ اس کے تصورات کی دنیا میں آپ ہیرو ہیں۔ وہ اپنی ہر مشکل اور مسئلے کا حل اپنے ہیرو یعنی اپنے باپ کو سمجھتا ہے۔ دیکھو اگر اس وقت ہمارا جھگڑا ہوتا ہے اور میں اس کی نظروں کے سامنے اس کے ہیرو کو پیٹ دیتا ہو تو اس کا تصوراتی ہیرو دھڑام سے گر جائے گا۔ جو آپ کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔''

احمد کی یہ بات سنتے ہی اس شخص کا غصہ فوراً ایسے ٹھنڈا ہو گیا جیسے آگ پہ ٹھنڈا پانی ڈال دیا جائے۔ یہ بات اس کو سمجھ آ گئی۔ وہ مسکرایا' احمد کا گریبان چھوڑا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے بڑے پروقار انداز میں اپنے بیٹے کی طرف بڑھا اور اپنی موٹر سائیکل سٹارٹ کر کے اپنی منزل کو ہو لیا۔

(سعد عثمان۔ مظفر آباد)

تیری شان جل جلالہ

چند دن قبل بعد نماز عشاء پاکستان میں ایک دوست کو فون کیا تو کہنے لگا فجر کی اذانیں ہو رہی ہیں، نماز کے بعد بات کریں گے۔ پس منظر میں کسی مسجد سے اذان کی روح پرور آواز سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی۔ روح کی گہرائیوں میں اتری اس آواز نے میری توجہ ایک تحریر کی طرف موڑ دی۔ پڑھئیے اور پکاریئے...... تیری شان جل جلالہ......!

ذرائع ابلاغ کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کی نماز پنجگانہ کی اذان دنیا بھر میں ہر وقت گونجنے والی آواز ہے۔ یہ روح پرور سلسلہ انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے فجر کی اذان سے شروع ہو کر مغربی جزائر تک چلا جاتا ہے۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد سماٹرا کے قصبوں میں اذانیں شروع ہونے سے پہلے ہی ملایا کی مساجد میں اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ یہ سلسلہ ایک گھنٹے بعد ڈھاکہ جا پہنچتا ہے اور بنگلہ دیش سے سری لنکا تک فجر کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ دوسرے طرف یہ سلسلہ دراز ہو کر ممبئی تک جا پہنچتا ہے اور پورے بھارت کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔

تحقیق کے مطابق سرینگر کے ساتھ ہی سیالکوٹ اور پھر کوئٹہ' کراچی اور گوادر تک 40 منٹ کا وقفہ ہے۔ فجر کی اذانیں ان 40 منٹ میں پورے پاکستان بھر میں گونجتی رہتی ہیں اور اس سے کچھ دیر پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانیں شروع ہو چکی ہوتی ہیں...... مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹے کا فرق ہے اور ایک گھنٹے بعد بغداد سے اسکندریہ تک اور تھوڑی دیر بعد شام' مصر' صومالیہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہوتی ہیں۔ یہ سلسلہ اسکندریہ اور استنبول سے ہوتا ہوا ترکی جا پہنچتا ہے اور تھوڑی دیر بعد یہ سلسلہ ترکی سے ہوتا ہوا طرابلس اور پھر شمالی امریکہ' لیبیا اور تیونس میں اذانیں ہونے لگتی ہیں...... یوں فجر کی اذان جس کا اذان انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے شروع ہوتا ہے' ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے پہلے مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا وقت ہو جاتا ہے...... اس طرح کرہ ارض پر ایک بھی سیکنڈ ایسا نہیں گزرتا جب سینکڑوں' ہزاروں بلکہ لاکھوں موذن ''اللہ اکبر'' کی یہ عظیم صدا بلند نہ کرتے ہوں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ

(محمد شاہد۔ مرکز طیبہ مریدکے)



پسندیدہ اشعار

زندہ ہیں زمانے میں فدائیان محمد ﷺ
تابندہ رہے گا یونہی گلستان محمد ﷺ
ہو لاکھ خزاں لالہ وگل کھلتا رہے گا
اس گل کو شہیدوں کا لہو ملتا رہے گا

☆☆☆☆☆

وہ اور ہوں گے کم ہمت جو ظلم وستم بھی سہہ نہ سکے
ظلم وستم کے دھارے پہ کلمۂ حق بھی کہہ نہ سکے
یہ تم سے زیادہ طاقتور مگر چشم فلک نے دیکھا ہے
جب میرے اللہ کا غضب آیا ایک آن بھی زمین پہ رہ نہ سکے
یہ جان اس کی یہ مال اس کا ہم دینے کے لیے حاضر ہیں
جو موت سے ڈرتے رہتے تھے
وہ بھی اس جہاں میں رہ نہ سکے

(حافظہ ماریہ، طاہرہ۔ خانیوال)

لب پہ حدیثوں کی روانی لے چل
سینے میں آیت قرآنی لے چل
اگر ملنا ہو باغ جنت میں
تو پیشانی پہ سجدے کی نشانی لے چل
اگر زندہ رہنا ہے دو جہاں میں
تو اللہ کی راہ میں اپنی جوانی لے چل

(امۃ الرقیب۔ سادو گورائیہ)



سنہری باتیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے باپ، اس کے بیٹے اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے اچھا عمل وقت پر نماز، والدین سے حسن سلوک اور اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ روزانہ اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی زنبیل کہ اس کی خوشبو چاروں طرف مہک رہی ہے اور جس شخص نے قرآن پڑھا لیکن وہ اس کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی بوتل کہ اس کو ڈاٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔'' (ترمذی)

(مجاہد اسرار احمد۔ نوری والا، قصور)



پڑوسی کا حق

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی وجہ سے بہت مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ھی فی النار''

''وہ عورت جہنمی ہے۔''

اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے کہ وہ پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی تو پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''ھی فی الجنۃ''

''وہ عورت جنتی ہے۔''

(محمد انور سرور، 88 چک لیاقت پور)

جادو سے حفاظت

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔'' (صحیح بخاری)

(عبدالقیوم انصر اقبال، فلک شیر)



اللہ کا پیغام

محمد ﷺ کا پیغام بھول بیٹھا ہے تو
اپنا اسلام بھول بیٹھا ہے تو
مجھے پتہ نہیں کہ کس طرف جا رہا ہے
نیکی کو چھوڑ کر بدی اپنا رہا ہے
یاد کر اللہ کا پیغام
جس کا ہے اپنے نیک بندوں پر انعام
اچھے کام کرے گا تو جنت پائے گا
اگر برائی کو اختیار کرے گا تو دوزخ جائے گا
دین اسلام سے منہ موڑ بیٹھا ہے تو
ذکر اللہ کا چھوڑ بیٹھا ہے تو
اپنے اللہ کو یاد کر
سب کچھ چھوڑ دے اور صرف اسلام کی بات کر

(نعمان فرمان)



امہات المؤمنین

☆ حضرت خدیجہ بنت خویلد ؓ
☆ حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ
☆ حضرت عائشہ بنت ابی بکر ؓ
☆ حضرت حفصہ بنت عمر ؓ
☆ حضرت زینب بنت خزیمہ ؓ
☆ حضرت ام سلمہ بنت سہیل بن مغیرہ ؓ
☆ حضرت زینب بنت جحش ؓ
☆ حضرت جویریہ بنت حارث ؓ
☆ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان ؓ
☆ حضرت ام صفیہ بنت حیی بن اخطب ؓ
☆ حضرت میمونہ بنت حارث ؓ

(حافظ منشاء بلال۔ خانیوال)



وادی کی باتیں

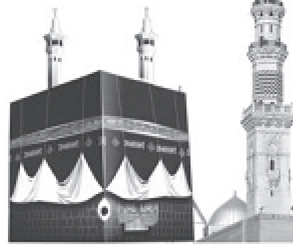
آؤ کچھ باتیں وادی کی کرتے ہیں
جہاں مجاہد دین کی خاطر لڑتے ہیں
قرآن کی آیتوں کے مصداق وہ بنتے ہیں
جہاں تک بس چلے طاقت تیار وہ رکھتے ہیں
ایک ہی نقطۂ نظر سب کا ہے
نہ دشمن سے کبھی وہ ڈرتے ہیں
جہاں خون بھی اسی کی خاطر بہتے ہیں
اور دکھ بھی اسی کی خاطر سہتے ہیں
اس دین کی سر بلندی کی خاطر
پھر دم وہ اپنا بھرتے ہیں
یہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا
میں نہیں میرے نبی ﷺ یہ کہتے ہیں
قربان وہ دین کے لیے ہوتے ہیں
اور جنت میں ہمیشہ کے لیے رہتے ہیں

☆☆☆☆☆☆



اقوام متحدہ کیا سب خاموش ہیں
بکریوں کی شکل میں بھیڑیے روپوش ہیں
وہ طفل کیا گرے جو گھٹنوں کے بل چلے
گرتے ہی گنہگار ہی میدان حشر میں
ارادے جن کے نیک نہ ہوں نظر جن کی بتاں پے ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ ٹکرایا نہیں کرتے

(محمد داؤد بھٹہ۔ ڈھونیکے وزیر آباد)



مفت حج وعمرہ

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے فجر کی نماز (با جماعت) ادا کی اور طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا (یہاں تک کہ) پھر اس نے دو رکعتیں (اشراق) ادا کیں اس شخص کو (حج وعمرہ) کی مانند ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: پورا پورا پورا (ثواب)۔ (ترمذی)

(زین بن نصیر احمد۔ فیصل آباد)

خطبہ خلافت

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مجمع عام میں سب سے پہلی تقریر جو فرمائی وہ اپنی سادگی، اثر اندازی اور جامعیت میں بے مثال ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ ایک مومن حاکم کی پالیسی کیا ہونی چاہیے۔ آپ ؓ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے واللہ کبھی خفیہ یا اعلانیہ حکومت کی تمنا نہیں کی۔ میں تم پر حاکم بنایا گیا ہوں۔

اب تمہارا فرض یہ ہوگا کہ اگر میں اچھا کام کروں تو میری اطاعت کرو لیکن اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کر دو۔



یاد رکھو! سچائی امانت ہے۔ جھوٹ بد دیانتی ہے۔ تم میں سے کمزور ترین آدمی بھی میرے نزدیک طاقت ور ہے۔ جب تک کہ میں اس کا حق اسے دلوا نہ دوں اور تم میں سے قوی ترین شخص بھی میرے نزدیک کمزور ہے۔ جب تک کہ میں اس سے دوسرے لوگوں کا حق حاصل نہ کرلوں۔

یاد رکھو! جو قوم اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ اسے کسی عام مصیبت میں گرفتار کر دیتا ہے۔ اٹھو! اللہ تم پر رحم کرے۔ اٹھو نماز کی تیاری کرو۔ (اخذ: سچے اسلامی تاریخی واقعات)

(محمد عدنان۔ فیصل آباد)



''ہمارے شہر کے چند نادان نوجوانوں نے یہاں آ کر پناہ لے لی ہے۔ انہوں نے اپنا آبائی مذہب بھی چھوڑ دیا ہے۔ آپ لوگوں کا مذہب بھی اختیار نہیں کیا بلکہ اپنا ہی ایک الٹا سیدھا مذہب ایجاد کرلیا ہے۔ میرے شہر کے شرفاء نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کی مدد سے بادشاہ سلامت سے یہ درخواست کروں کہ وہ ان سرپھروں کو واپس ہمارے پاس بھیج دیں۔''

یہ نوجوان گفتگو سے انتہائی چالاک محسوس ہوتا تھا اور اس نے بادشاہ کے درباریوں کو بہت سارے تحائف بھی دے رکھے تھے تاکہ جب وہ بادشاہ کے دربار میں جائے تو یہ درباری اس کی حمایت کریں اور یوں وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائے۔ اس نے انہیں اپنا مقصد بھی بتایا کہ جب میں کل بادشاہ سلامت کے دربار میں اپنی بات کروں تو آپ لوگ میری پوری طرح حمایت کرنا، درباریوں نے فوراً ہاں میں ہاں ملائی اور یوں یہ نوجوان مطمئن ہوگیا۔

اگلے دن جونہی دربار لگا یہ نوجوان بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور تحفے تحائف پیش کیے جو اس کے درباریوں کو دیے گئے تحفوں سے کہیں زیادہ قیمتی تھے۔ اس کے بعد اس نے بادشاہ کو عرض کی کہ بادشاہ سلامت آپ کی سلطنت میں ہمارے شہر سے آئے ہوئے مہاجرین کے قریبی عزیزوں نے جو ہمارے شہر کے معزز لوگ ہیں' آپ سے التجا کی ہے کہ آپ ان کے رشتہ داروں کو واپس بھیج دیں۔

جونہی یہ نوجوان اپنی بات سے فارغ ہوا تمام درباری بھی بولنے لگے کہ بادشاہ سلامت یہ نوجوان کی بات بہت معقول اور مناسب لگتی ہے۔ اس لیے مان لینی چاہئے اور ان لوگوں کو واپس بھیج دینا چاہئے۔ یہ ان کا اور ان کے رشتہ داروں کا معاملہ ہے' وہ خود ہی اس سے نبٹ لیں گے۔

بادشاہ یہ سن کر سوچ میں پڑ گیا اور کچھ دیر کے بعد بولا کہ وہ لوگ ہماری پناہ میں ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچے۔ اگر ان کے خلاف کوئی الزامات ہیں تو ہم چاہیں گے کہ انہیں بلوایا جائے' تاکہ وہ ان کا جواب دے سکیں۔ اگر الزام درست ثابت ہوجائے تو انہیں واپس بھیج دیا جائے۔ اگر نہیں، تو انہیں اجازت ہوگی کہ وہ جب تک چاہیں ہماری پناہ میں رہیں۔ ان لوگوں



کو دربار میں بلوانے کے احکامات جاری کردیے گئے۔ بادشاہ نے ساتھ میں اپنے دربار میں علماء کو بھی بلا لیا کہ مذہب کے معاملے میں وہ اچھی رائے دے سکیں گے۔

اس صورتحال میں نوجوان تھوڑا پریشان ہوگیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر بادشاہ نے ان سے بات چیت کرلی تو وہ انہیں واپس نہیں بھیجے گا۔ اس نے ہر صورت میں یہ ملاقات رکوانا چاہی لیکن کامیاب نہ ہوسکا اور وہ چند لوگ بالآخر دربار میں پہنچ گئے۔

دربار میں جیسے ہی یہ گروہ داخل ہوا' بادشاہ اور تمام درباریوں نے ان کی طرف دیکھا۔ سادہ لباس' آداب کی شائستگی' چہروں پر چمک اور نہایت مہذب جبکہ اس کے مقابلے میں اس نوجوان کا انداز تھوڑا اچھچھورا محسوس ہوتا تھا۔

یہ گروہ مسلمانوں کا گروہ تھا کہ جو حبشہ میں نجاشی کے پاس پناہ لیے ہوئے تھا اور یہ مکہ کے کافروں کے مظالم سے تنگ آئے ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ کے حکم پر ہجرت کر کے حبشہ آن لیے تھے۔ مکہ کے لوگوں کو یہ برداشت نہ ہوا اس لیے انہوں نے عمرو بن العاص کو تحفے تحائف دے کر روانہ کیا تاکہ وہ ان کو بادشاہ کے دربار سے واپس لا سکیں۔ عمرو بن العاص نے بعد میں اسلام قبول کرلیا تھا۔

جونہی مسلمان دربار میں پہنچے بادشاہ نے عمرو بن العاص کو اشارہ کیا کہ اپنی بات کرے۔ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک لمبی تقریر کی اور آخر میں مطالبہ کیا کہ انہیں مکہ واپس بھیج دیا جائے۔

مسلمان دربار میں کھڑے حیران و پریشان تھے کہ اب اگر بادشاہ نے انہیں واپس بھیج دیا کہ تو ان کا کیا بنے گا؟ ان میں سے کوئی بھی اس انداز میں بات نہیں کرسکتا تھا کہ جیسے عمرو کر رہا تھا۔ اس کے پاس مسلمانوں کے خلاف دلائل کے انبار تھے۔ اب مسلمانوں کی باری تھی۔ بالآخر حضرت جعفر طیار ؓ آگے بڑھے۔ ان کی زبان پہلے لڑکھڑائی پھر تھوڑا سنبھلے اور اپنا مقصد بتانا شروع کیا لیکن عمرو بن العاص ان کی ہر بات کی تردید کر رہا تھا اور ان پر الزامات کی بوچھاڑ بھی کر رہا تھا۔ بادشاہ نے بالآخر کہا کہ بتاؤ تم کیا کہتے ہو اور تمہارا نبی کیا دعوت دیتا ہے۔ حضرت جعفر طیار ؓ نے اس پر آگے بڑھ کر سورہ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت کیں:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ○ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا .

''اور کتاب میں مریم کا ذکر کر، جب وہ اپنے گھر والوں سے ایک جگہ میں الگ ہوئی جو مشرق کی جانب تھی۔ پھر اس نے ان کی طرف سے ایک پردہ بنالیا تو ہم نے اس کی طرف اپنا خاص فرشتہ بھیجا تو اس نے اس کے لیے ایک پورے انسان کی شکل اختیار کی۔ اس نے کہا بے شک میں تجھ سے رحمان کی پناہ چاہتی ہوں، اگر تو کوئی ڈر رکھنے والا ہے۔ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں، تا کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔''

بادشاہ نے جب یہ تلاوت سنی تو رونے لگا اور اس نے عمرو بن العاص کو انکار کر دیا کہ وہ کسی صورت ان لوگوں کو یہاں سے نہیں جانے دے گا۔ اس پر مسلمانوں میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔

اس سب کے باوجود عمرو بن العاص نے ہمت نہ ہاری اور اگلے دن ایک چال چلی۔

اس نے بادشاہ سے کہا کہ یہ لوگ آپ کے نبی کے بارے میں بھی بہت عجیب خیال رکھتے ہیں۔ یہ انہیں عام پیغمبر سمجھتے ہیں اور خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ شہید نہیں ہوئے ہیں۔

یہ سب سن کر مسلمانوں کے گروہ میں خوف کی لہر دوڑ گئی کہ اب کیا بنے گا؟ اب تو بادشاہ غصے میں آجائے گا اور انہیں دربار سے اور اپنے ملک سے نکال کر مکہ بھیج دے گا۔ جہاں انہیں پھر سے وہی ظلم وستم سہنا پڑیں گے کہ جن سے جان چھڑوا کر وہ یہاں پناہ لیے ہوئے ہیں۔

یہ سب سن کر بادشاہ بولا بتاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بتایا کہ ہمارے رسول ﷺ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اللہ نے کنواری پاکدامن حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا۔

اس پر نجاشی نے زمین سے تنکا اٹھایا اور کہا کہ ''اللہ کی قسم! جو کچھ تم نے کہا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کے برابر بھی بڑھ کر نہ تھے۔''

اس پر درباری اور پادریوں نے ناک بھوں چڑھایا لیکن بادشاہ نے ان کی پرواہ نہ کی اور مسلمانوں سے کہا کہ آپ لوگ میری سلطنت میں امن سے رہیں جو آپ کو گالی دے گا، اس پر تاوان لگایا جائے گا۔ مجھے اگر سونے کا پہاڑ بھی مل جائے تو میں تم میں سے کسی شخص کو مکے والوں کے حوالے نہ کروں گا۔

یہ جواب سن کر عمرو بن العاص کا منہ لٹک گیا اور کی ساری کوشش ناکام ہوگئی۔

بادشاہ اس کے بعد اپنے درباریوں سے مخاطب ہوا اور بولا کہ تمام ہدیے جو تمہیں ملے ہیں، وہ واپس کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے یہ حکومت دی تو مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی کہ میں اس کی راہ میں رشوت لوں۔

مسلمانوں کے چہرے کھل چکے تھے اور وہ بے حد خوش تھے جبکہ عمرو بن العاص اس وقت اپنی تمام تر چالاکی اور عیاری کے باوجود ناکام ہو چکے تھے۔ اس لیے وہ تنہا واپس مکے لوٹ گئے اور مسلمان اس کے بعد حبشہ میں چین اور اطمینان سے رہے۔

عبدالرحمٰن

بیعت عقبہ

آخر وہ رات آ گئی جس میں آپ ﷺ سے ان کی ملاقات طے پائی تھی۔ یثرب سے حج کے لیے مکہ آئے ہوئے لوگ رات کو اپنے خیموں میں قیام پذیر تھے۔ جب تہائی رات گزر گئی تو 75 مسلمانوں پر مشتمل گروہ جس میں 73 مرد اور 2 عورتیں تھیں۔ آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے چپکے چپکے اپنے خیموں سے نکل کر طے شدہ مقام پر جا پہنچے۔ معمولی انتظار کے بعد آپ ﷺ بھی اپنے چچا حضرت عباس ؓ بن عبدالمطلب کے ہمراہ تشریف لے آئے۔

یہ بیعت اس وقت کی گئی جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیے اور آپ ﷺ نے اپنے تمام ساتھیوں سمیت ہجرت کی غرض سے مدینہ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ بات کا آغاز آپ ﷺ کے چچا عباس ؓ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن اپنے بھتیجے کی حفاظت میں بہت محتاط تھے) نے کیا۔ انہوں نے کہا:

خزرج کے لوگو! (یعنی وہ 75 مسلمان جو تشریف لائے تھے) ہمارے اندر محمد ﷺ کی جو حیثیت ہے وہ تمہیں معلوم ہے۔ وہ اپنی قوم اور اپنے شہر میں قوت و عزت اور حفاظت وطاقت کے اندر ہیں۔ مگر اب وہ تمہارے پاس جانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم انہیں جس چیز کی طرف بلا رہے ہو اسے نبھا لوگے اور انہیں ان کے مخالفین سے بچا لو گے' تب تو ٹھیک ہے لیکن اگر تمہارا یہ اندازہ ہے کہ تم انہیں اپنے پاس لے جانے کے بعد ان کا ساتھ چھوڑ کر کنارہ کش ہو جاؤ گے پھر ابھی سے انہیں چھوڑ دو۔

حضرت کعب ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عباس ؓ سے کہا کہ آپ کی بات ہم نے سن لی۔ اب اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ گفتگو فرمائیے اور اپنے لیے جو عہد و پیمان پسند کرتے ہم سے لیجیے۔

اس جواب سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پناہ دینے اور ان کی حفاظت کی عظیم ذمے داری کو اٹھانے اور اس کے پرخطر نتائج کو کا سامنا کرنے کے سلسلے میں انصار کے عزم محکم' شجاعت و ایمان اور جوش و اخلاص کا کیا حال تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے گفتگو فرمائی۔

آپ ﷺ نے پہلے قرآن کی تلاوت کی۔ اللہ کی طرف دعوت دی اور اسلام کی ترغیب دی۔ اس کے بعد بیعت ہوئی۔

حضرت جابر ؓ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ سے کس بات پر بیعت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات پر کہ:

1- چستی اور سستی ہر حال میں بات سنو گے اور مانو گے۔
2- تنگی اور خوشحالی ہر حال میں مال خرچ کرو گے۔
3- بھلائی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے۔
4- اللہ کی راہ میں اٹھ کھڑے ہو گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہ کرو گے۔
5- اور جب میں تمہارے پاس آ جاؤں گا تو میری مدد کرو گے اور جس چیز سے اپنی جان اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہو اس سے میری بھی حفاظت کرو گے اور (ایسا کرو گے تو) تمہارے لیے جنت ہے۔

جب لوگ بیعت کے لیے جمع ہو گئے تو حضرت عباس ؓ بن عبادہ نے کہا: تم لوگ جانتے ہو کہ ان سے (اشارہ نبی ﷺ کی طرف تھا) کس بات پر بیعت کر رہے ہو؟

جی ہاں کی آواز پر حضرت عباس ؓ نے کہا: تم ان کے ساتھ سرخ اور سیاہ لوگوں کے خلاف جنگ پر بیعت کر رہے ہو۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ جب تمہارے اموال کا صفایا کر دیا جائے گا اور تمہارے سردار قتل کر دیے جائیں گے تو تم ان کا ساتھ چھوڑ دو گے تو ابھی سے چھوڑ دو کیونکہ اگر تم نے انہیں لے جانے کے بعد چھوڑ دیا تو یہ دنیا اور آخرت کی رسوائی ہو گی اور اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم مال کی تباہی اور اپنے اشراف کے قتل کے باوجود وہ عہد نبھاؤ گے جس کی طرف تم نے انہیں بلایا ہے تو پھر بے شک تم انہیں لے لو کیونکہ یہ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

اس پر سب نے بیک آواز کہا: ہم مال کی تباہی اور اشراف کے قتل کا خطرہ مول لے کر انہیں قبول کرتے ہیں۔ ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے یہ عہد پورا کیا تو ہمیں اس کے عوض کیا ملے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جنت"

لوگوں نے عرض کی: اپنا ہاتھ پھیلایئے! آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلایا اور لوگوں نے بیعت کی۔

(محمد احمد ندیم۔ چونیاں)



تقریری مقابلہ

عنوانات

میرا اقبال

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

مندرجہ ذیل شہروں میں المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے تحت تقریری مقابلہ جات منعقد کروائے جا رہے ہیں۔
ان مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے مقامی مسئول سے رابطہ کریں۔

گوجرانوالہ | راولپنڈی | اسلام آباد | پشاور | حیدر آباد | کراچی

ملتان | لاہور | فیصل آباد | سیالکوٹ | قصور

المحمدیہ روضہ سوسائٹی پاکستان 0331-1488321

حل پزل شمارہ نمبر 153

8	1	24	3	13	22	8	11	10
12	5	9	17	7	12	6	18	16
15	2	14	4	21	15	20	23	19



نیچے دی گئی تصویر کے تمام حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کرلیں اور دی ہوئی تصویر کے مطابق مکمل کر کے اس کے نمبرز کی ترتیب ہمیں ارسال کریں۔

درست ترتیب ارسال کرنے والوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

عزیزی مسجد

1676ء میں عثمانی طرز تعمیر پر بنائی گئی تاریخی مسجد جس کا سنگ بنیاد ترک خلیفہ سلطان عبدالعزیز نے رکھا۔ یہ ترکی کے شہر اناطولیہ میں واقع ہے۔

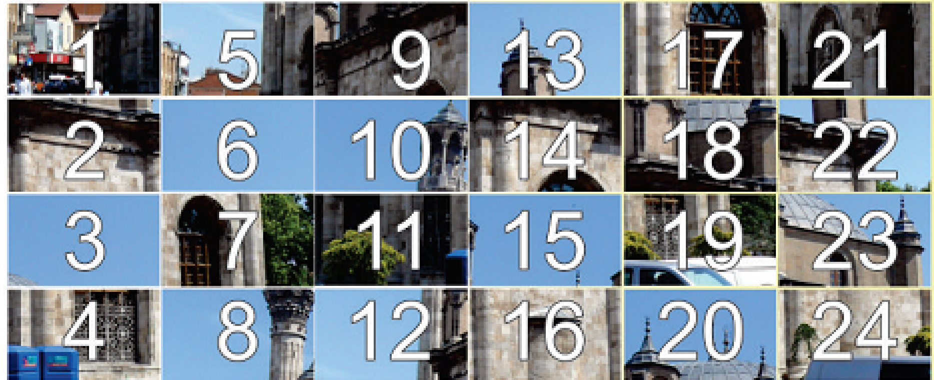


پزل 153 جیتنے والوں کے نام

اول: محمد فیضان سرفراز۔ تحصیل شیر گڑھ

دوم: وردہ یاسین۔ فیصل آباد

سوم: محمد احمد بن محمد اسلم قصاب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ



عید قربان اور برہمن کا انجام

ریاست جودھپور (جو ایک ہندو اسٹیٹ ہے) میں مسلمانوں کی کثیر تعداد آباد تھی جو انتہائی غربت کی حالت میں اپنی زندگیاں گزار رہے تھے۔ انہیں مجبوراً ہندوؤں کے ہاں ملازمت کرنا پڑتی جس سے وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے جبکہ ہندو انہیں کسی نہ کسی بہانے آئے روز تنگ کرتے رہتے اور ان مسلمانوں کا جینا ارم کر رکھا تھا......!!

ایک مسلمان خان صاحب ہندو راجہ کے ہاں معمولی تنخواہ پر سرکاری ملازم تھا۔ جس سے اس خان صاحب کی بڑی مشکل سے گزر بسر ہو رہی تھی......!!

عید الاضحیٰ کا موقع آیا تو خان صاحب کے دل میں قربانی کرنے کی خواہش ہوئی لیکن اس کے پاس اتنے وسائل نہ تھے کہ وہ کوئی جانور ہی خرید سکے۔ البتہ اس کے پاس ایک بچھیا (گائے کی بچی) تھی جو قربانی کے قابل تھی۔ اس نے سوچا اگر میں نے اسے ذبح کیا تو ہندو میرا جینا حرام تو کیا مجھے جان سے ہی مار ڈالیں گے کہ تو نے ہماری ''گاؤ ماتا'' کا خون کیوں کیا......؟؟

اس نے اللہ پہ توکل کر کے عید کے روز خاموشی سے بچھیا کو ذبح کر ڈالا اور سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی خواہش پوری کی اور عید قربان منالی۔

اتفاقاً اس کے پڑوس میں ایک ہندو برہمن رہتا تھا' اس نے جب دیکھا کہ آج خان صاحب کی بچھیا باہر نہیں نکلی تو اسے شبہ ہو گیا کہ ہو نہ ہو خان صاحب نے اسے ذبح کر دیا ہے۔

ہندو خان صاب کے دروازے پہ جا کر دستک دینے لگا۔ وہ باہر آیا تو ہندو نے پوچھا! آج تمہاری بچھیا چرنے کے لیے باہر کیوں نہیں نکلی......؟

خانصاحب نے اسے کسی بہانے سے ٹال دیا لیکن وہ ضد کرنے لگا کہ اگر تم نے مجھے اپنی بچھیا نہ دکھائی تو میں تمہارے خلاف گائے ذبح کرنے کا کیس دائر کروا دوں گا۔ خان صاحب نے اس کی بڑی منت سماجت کی لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

اس نے سوچا یہ ہندو فتنہ پیدا کر رہا ہے اور بس یہی میرے راز سے آگاہ ہے۔ لہٰذا اسے ہی مار ڈالوں اور قصہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ وہ ہندو کو بچھیا دکھانے کے بہانے اپنے گھر لے گیا اور پوری چابکدستی سے تلوار چلا کر اس ہندو برہمن کا خاتمہ کر دیا اور لاش کو کسی جگہ چھپا دیا۔

جب رات ہوئی تو خان صاحب نے اس لاش کے دو ٹکڑے کیے' انہیں کپڑے میں باندھا' کرایہ پر ایک گدھا لیا اور رات کے پچھلے پہر دھوبی بن کر جودھپور کے فصیل کی طرف چل دیا۔ فصیل کے پھاٹک پر پہنچا تو پہریدار کھڑا تھا اس نے ڈپٹ کر پوچھا کون ہے؟ خان صاحب نے جواب دیا دھوبی ہوں' ابھی رات بہت باقی ہے سوچا تھوڑا کام کر آؤں۔

چاندنی رات کے سبب خانصاحب کو دھوکا ہو گیا' پہریدار کو شبہ ہوا کہ ہو نہ ہو دال میں کچھ کالا ہے۔ پہریدار آگے بڑھا اس نے گٹھڑی کھولی تو انسانی لاش دیکھ کر دنگ رہ گیا اور فوراً خان صاحب کو حراست میں لے لیا۔

جب معاملہ راجہ تک پہنچا تو وہ خانصاحب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا یہ سب کیا معاملہ ہے؟

راجہ کہنے لگا: سچ سچ بتا دو تو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ ورنہ تو تیرا انجام ہو گا تو جانتا ہی ہے۔

خان صاحب نے ساری داستان راجہ کو سنادی۔

راجہ خان صاحب کی باتیں سن کر بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا: جو شخص اپنے پڑوسی کی منت سماجت کو نہ مانے' اس کا انجام یہی ہونا چاہئے' یہ کہہ کر راجہ نے خان صاحب کو سچائی کی بناء پر بالکل معاف کر دیا۔

(حبیبہ ابوبکر۔ موڑکھنڈا)

اہم بات

قارئین توجہ فرمائیں روضۃ الاطفال کا پرانا نمبر بند ہو چکا ہے۔ آئندہ اس نمبر پر رابطہ کریں۔

0331-1488321

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔امتحانات میں شاندار کامیابی کے بعد ہم روضہ میں قدم جمانے آ گئے ہیں۔آج سے پہلے بھی میں نے دو خط آپ کو بھیجے مگر وہ روضہ میں نہیں آئے۔ برائے مہربانی میں روضہ بہت شوق اور لگن سے پڑھتی ہوں اور اب تک میرے پاس 90 سے زائد روضہ جمع ہیں۔امید ہے کہ آپ میرا یہ خط اپنے روضہ میں ضرور شامل کریں گے۔ اگر اب بھی شامل نہ ہوا تو میں تو اس روضۃ الاطفال میں جگہ بنانے سے محروم ہو جاؤں گی۔ ایک چھوٹی سی نظم پیش کر رہی ہوں۔

اے خدا اس دنیا میں کیسا پڑا یہ کال
خون کا رنگ سفید ہو گیا جبکہ تھا یہ لال
چوری، قتل، فریب اور دھوکہ
ایسا بڑھ گیا، ہر شخص ہوا بے حال
دیکھ ذرا اے اوپر والے تیری دنیا کا حال

(صباء رحمان)

✖......✖......✖......✖

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنایئے ایڈیٹر بھیا! کیا حال ہے آپ کا؟ امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔اس بار روضہ میں بچوں کی بھرمار دیکھ کر میں نے بھی میدان میں کودنے کا فیصلہ کر لیا۔ پچھلے شمارے میں میں نے عمدہ باتیں لکھ کر بھیجیں لیکن شائع نہیں ہوئیں، یہ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اب میں خط لکھنے بیٹھ گئی کہ اس بار چھپ جائے گا۔

روضۃ الاطفال بہت اچھا رسالہ ہے۔ جب یہ گھر آتا ہے تو ہم بہن بھائیوں کی لڑائی ہوتی ہے کہ پہلے کس نے پڑھنا ہے، اس میں اس بار بہادر صحابی، حقیقی شہزادی اور محمد ﷺ کا دسترخوان بہت ہی پیاری تحاریر تھیں۔ ویسے روضہ بھی بہت اچھا تھا اور ہاں اس بار میرا خط بھوکی ردی کی ٹوکری میں نہیں جانا چاہئے اور آپ اس بھوکی کو خالی کاغذ ڈال دیا کریں۔

بھیا! آپ نے عربی سکھانے والا جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ ختم کیوں کر دیا ہے، اسے دوبارہ شروع کریں اور اگر روضہ میں سوالوں والا سلسلہ چلے گا تو روضہ اور بھی شاندار ہو گا۔اب یہ نہ ہو کہ آپ خط لمبا ہونے کی وجہ سے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔ چلیں اب اجازت چاہتی ہوں۔اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔آمین

(سارہ ناصر۔ہارون آباد)

✖......✖......✖......✖

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایڈیٹر بھیا کیا حال چال ہے؟ بدلتے موسم کی وجہ سے شاید کوئی صحت پر اثر پڑا ہو لیکن ہم اللہ تعالیٰ سے تندرستی کی ہی دعا کرتے ہیں۔

میں روضۃ الاطفال (بچوں کا باغ) کا نیا قاری



ہوں، میں نے روضۃ الاطفال کا شمارہ نمبر 150 سے پڑھنا شروع کیا۔اس لیے کہ مجھے پہلے اس کا پتہ نہ تھا۔میرے ساتھ پڑھنے والا طالب علم جس نے مجھے اس روضۃ الاطفال سے متعارف کرایا، ماشاء اللہ بہت اچھی اچھی اس میں تحاریر ہوتی ہیں، میں نے جب اسے پہلی بار پڑھا تو مجھے بہت ہی پسند آیا۔اب میں نے الحمدللہ روضۃ الاطفال پکا لگوایا ہے۔اب میں اس کو ہر بار پڑھا کروں گا۔ان شاء اللہ

ایڈیٹر بھیا! کیا روضۃ الاطفال کے پچھلے شمارے مل سکتے ہیں؟ (آپ کو کون سے شمارے چاہئیں۔ روضۃ الاطفال کے نمبر پر رابطہ کر لیں)

(محمد عمران ارشد۔صادق آباد)

✖......✖......✖......✖

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایڈیٹر بھیا! کیا حال ہے آپ کا؟ اللہ آپ کو سدا خوش رکھے اور اسی طرح آپ سے اپنے دین کا کام لیتا رہے۔روضۃ الاطفال الحمدللہ بہت خوب جا رہا ہے۔ سبھی سلسلے بہت اعلیٰ ہیں۔خصوصاً پہلے صفحے پر جو دعا آتی ہے، وہ بہت ہی اچھا سلسلہ ہے۔ نئے لکھاریوں کو ضرور موقعہ دیا کریں، اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ مزید محنت سے اپنی لکھائی میں بہتری لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیرت النبی ﷺ کا ایک مستقل سلسلہ کہانی نما انداز میں شروع کریں، اس سے بچوں کو اپنے نبی ﷺ کے بارہ میں بہت کچھ معلوم ہو گا۔

(محمد حمزہ یوسف۔ماسٹر پبلک سکول باؤوالا برکی روڈ لاہور کینٹ)

✖......✖......✖......✖

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایڈیٹر بھیا! ہم نے آپ پر سلامتی بھیجی (ان شاء اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ ہمیں 30 نیکیوں سے ضرور نوازیں گے (تسی پاویں خط چھاپو نہ چھاپو) اب آتے ہیں پیارے روضۃ الاطفال کی طرف۔ یہ ہمارا نہایت ہی پسندیدہ رسالہ ہے اور ہمیں بے چینی سے اس کا انتظار رہتا ہے۔ جب یہ آ جاتا ہے تو سب بہن بھائیوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم ہی پہلے اسے پڑھ لیں۔

پچھلے شمارے میں آپ کو پزل گیم (شمارہ 152) بھیجی نام تو ہمارا درست جواب بھیجنے والوں میں شائع کر دیا گیا مگر وہ بھی غلط۔میرا نام مسفرہ ناصر ہے، مبشرہ ناصر نہیں ہے اور ہمارے شہر کا نام تحصیل ہارون آباد ہے اور ضلع بہاولنگر ہے۔ ہماری ساری خوشی ہوا ہو گئی۔اس غلطی کو ضرور درست کریں، مہربانی ہو گی۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

(مسفرہ ناصر۔ہارون آباد)

✖......✖......✖......✖

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ہم بھی پہنچ گئے آپ کے صفحے میں......جی جناب! بالکل چونکنا نہیں......آپ کے لیے نئے ہیں لیکن اس روضہ کا مطالعہ تب سے کرتے ہیں جب یہ شروع ہوا تھا۔

آپ کے صفحے میں جس کو دیکھو شکایت ہی کرتا نظر

آتا ہے۔ کہیں ہم بھی ان میں شامل نہ ہو جائیں اور آپ کے لیے مشورہ ہے کہ اپنی ردی کی ٹوکری کو چھپا کر رکھا کریں۔ جس دن آپ کے لکھاریوں کی نظر پڑ گئی تو پھر آپ کو ردی کی ٹوکری نہیں ملے گی۔

شمارہ نمبر 153 زبردست تھا۔ ''کنڈ لو جھیل'' نے سوات کی یاد تازہ کردی۔ ''حقیقی شہزادی'' بھی زبردست تحریر تھی۔ اللہ تعالیٰ اس روضے کے لیے کام کرنے والوں کو ہمت و جرأت عطا کرے۔ آمین

بھیاجی! ''ارم نصیر'' نے مشورہ دیا پزل گیم ختم کرنے کا۔ یہ مشورہ بالکل بھی قبول نہیں۔ بچوں کے لیے کچھ نہ کچھ تو ایسا ہونا چاہئے' خاص کر میرے جیسوں کے لیے۔ میں تو روضہ ملتے ہی پزل گیم پر جھپٹ پڑتی ہوں' باقی تحریریں بعد میں پڑھتی ہوں۔

(اخت صفی الرحمٰن بہاولپوری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیرت و کردار کو سنوارتا روضۃ الاطفال ہے ایک پیارا گلشن......152 ویں شمارے کی ''پہلی بات'' دیتی ہے درس جمع کریں راشن......تاکہ عید کی خوشیاں دوبالا ہوں اور دعائیں دیں اپنے مصیبت زدہ ہم وطن...... اس بار تحاریر جلال و جمال عام مگر خطرناک گناہ' آداب وسلام پڑھ کر ہوئے دل و دماغ روشن......سیالکوٹ شہر ہے اتنا خوبصورت سیر جہاں میں پڑھ کر ہوئے حیرت کے سمندر میں غوطہ زن......گلدستہ روضہ میں ''انسان کا بچہ یا بندر کا بچہ'' مجاہد اسرار احمد بھائی کی مثال بودی اور بے وزن......اتنا نہیں معلوم کہ مداری پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے کرتا ہے سارے جتن......آخر میں کہتی ہوں میری مدیر بھائی ''آداب وضو تحریر'' کی نوک پلک سنوار کر شائع کریں اور دعائیں لیں ڈھیروں من۔

(ارم شائستہ۔ اشرف ٹاؤن قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ)

پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ

بنت محمد طارق جاوید، مریم، ارم، حافظہ عالیہ بنات نصیر۔ چیچہ وطنی۔ سید حمزہ محمود، ساہیوال۔ سعدیہ خالد، فیصل آباد۔ محمد انور سرور، لیاقت پور۔ حافظ منشاء بلال، خانیوال۔ خنساء محی الدین، لاہور۔ محمد علی بصیری، شکر گڑھ۔ اسد رحمان، چونیاں۔ آمنہ جبین، نور فاطمہ۔ جھنگ۔ ارم جمیل انصاری، اسامہ بن نصیر، فیصل آباد

آنسو رسول اللہ ﷺ کے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی سیدنا جعفر بن ابی طالب' زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر مدینہ منورہ نہیں پہنچی تھی کہ اس سے پہلے ہی رسول اکرم ﷺ نے ان کی شہادت کی خبر مدینہ والوں کو دے دی۔ جب آپ ﷺ یہ اطلاع دے رہے تھے تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور غم نمایاں طور پر آپ ﷺ کے چہرے پر چھایا ہوا تھا اور آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کپڑے کا ٹکڑا تھا۔ آنسو چہرۂ انور پر گر رہے تھے اور آپ ﷺ انہیں صاف کرتے تھے اور فرما رہے تھے:

''میں ایک بشر اور انسان ہوں' میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں۔ آدمی خیال کرتا ہے کہ مجھے کوئی ڈر نہیں' میرے بھائی بہت ہیں جو میرے لیے دست و بازو ہیں' لیکن یہ خیال درست نہیں' آج میرے بھائی جدا ہو چکے ہیں۔''

جب سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ زید رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو ان کی بیٹی باہر آئی' اس نے جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ رسول اکرم ﷺ بھی رونے لگے' آپ ﷺ سے کہا گیا:

''اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک پیارے کے اپنے پیارے کے لیے جذبات کا اظہار ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آنے میں تاخیر کی' آپ ﷺ کے پاس جلدی نہ آسکے۔ جب آئے تو نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں کیونکہ وہ بھی رو رہے تھے۔ جب سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے آنسو تھمے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسامہ رضی اللہ عنہ! اتنی دیر کیوں کردی؟ اور آکر ہمارا غم دوبارہ تازہ کردیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

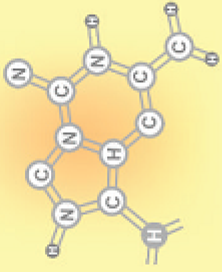
سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ دوسرے دن پھر آئے' جب نبی کریم ﷺ نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ بھی رونے لگے۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے باپ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو رو پڑتے۔

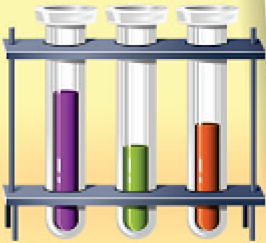
(مصنف عبدالرزاق۔ طبرانی)

(بنت فاروق الرحمٰن یزدانی۔ شاہ کوٹ)

درست پزل بھیجنے والوں کے نام

محمد عباس، راولپنڈی۔ طیب حیات، محمد اسد، صدیق احمد، سکھیکی منڈی۔ جاوید اقبال، لاہور۔ شاہ زیب وزیر، لاہور۔ ابوطلحہ، عتیقہ یحییٰ۔ ہارون الرشید، جہلم۔ حافظ منشاء بلال، خانیوال۔ طلحہ عثمان، گوجرانوالہ۔ شفاء الرحمٰن، فیصل آباد۔ حفصہ تبسم، ملتان۔ محفوظ الٰہی، چیچہ وطنی۔ فروہ ایمن، شکر گڑھ۔ صفی الرحمٰن، بہاولپور۔ بلال مشتاق، گوجرہ۔ محمد علی، شکر گڑھ۔ محمد عثمان اسلم۔ محمد ابراہیم ارشد، گوجرہ۔ عروسہ کرن، خانیوال۔ محمد نبیل، گوجرانوالہ۔ محمد حارث، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ احسان الٰہی، گجرات۔ یاسر عطاء، بھکر۔ طلحہ عابد، سیکٹر مسئول الحمد یہ روضہ سوسائٹی، اوکاڑہ۔ مقبر علی، لاہور۔ اسماء، میلسی۔ عبدالواحد، سلانوالی۔ سارہ ناصر، ہارون آباد۔ محمد انور، لیاقت پور۔ امیر حمزہ، اسامہ منشاء، خانیوال۔ عبداللہ ناصر، مسئول الحمد یہ روضہ سوسائٹی ہارون آباد، سعدیہ خالد، فیصل آباد۔ محمد شہیر احسن، چک جمرہ۔ ضیاء الرحمٰن، بھکر۔ ام ہانی، ایبٹ آباد۔ محمد نعیم، میاں چنوں۔ ارسلان مصطفیٰ، جنڈراکہ۔ طاہر ایوب، بہاولنگر۔ محمد شعیب، ڈی جی خان۔ اذکی محمود، میرپور آف شاہ کوٹ۔ محمد عمران ارشد، صادق آباد۔ محمد ابراہیم، نارووال۔ مجاہد اسرار، قصور۔ مدثر فیاض، شاہ کوٹ۔ ماہ نور ادریس، لاہور۔ مسفرہ ناصر، ہارون آباد۔ یاسر حسین، بہاولنگر۔




کپڑے کو آگ نہ لگے

پیارے بھائیو! آج ہم آپ کو ایک نیا تجربہ کرنا سکھائیں گے۔اس کے لیے آپ کو کچھ چیزیں لینی ہوں گی۔آپ کو وہ چیزیں اپنے گھر سے بھی مل جائیں گی اور امی جان کی ڈانٹ پڑے گی۔مگر سائنسدان بننا کون سا آسان کام ہے۔چلیں اب سامان اکٹھا کرنا شروع کردیں۔

1 انڈے کی سفیدی۔2 پھٹکڑی۔3 نمک۔4 کپڑے کا ٹکڑا۔

پھٹکڑی اور انڈے کی سفیدی کو اچھی طرح حل کرلیں اور اس میں کپڑے کو ڈبو دیں اور خشک کرلیں۔اس کے بعد اس کپڑے کو نمک والے پانی سے دھولیں۔پھر اس کے بعد کپڑے کو خوشک کرلیں۔اس کے بعد اس کپڑے کو آگ پر رکھیں۔آپ یہ دیکھیں گے کہ آگ نے اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں کیا۔آپ یہ تجربہ کرکے سب کو دکھائیں اور کردیں سب کو حیران کہ ہم بھی ہوگئے ہیں سائنسدان اور آپ بھی نہ ہوں پریشان۔اب عبداللہ ناصر کو اجازت دیں۔اللہ حافظ

(عبداللہ ناصر۔ہارون آباد)

